Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/

یوم ۔ جمعہ

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۱ | ۱۹ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۲۰

مشرقی بنگال کے نئے جنرل آفیسر کمانڈنگ
میجر جنرل حیاء الدین کا تقرر

ڈھاکہ ۱۸ ستمبر مشرقی بنگال کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد موسیٰ ڈپٹی چیف آف دی جنرل سٹاف کی حیثیت سے اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے آج ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہوگئے۔ ان کی جگہ میجر جنرل حیاء الدین مشرقی بنگال کے جنرل آفیسر کمانڈنگ مقرر ہوئے ہیں۔ وہ ان دنوں انگلستان میں ایک خاص کورس مکمل کر رہے ہیں۔ ان کے واپس آنے تک مشرقی بنگال میں بریگیڈیر وحید قائمقام آفیسر کمانڈنگ کے فرائض سرانجام دینگے

لبنان کے صدر بشارۃ الخوری مستعفی ہوگئے۔
کمانڈر انچیف جنرل فواد شہاب نے تمام اختیارات خود سنبھال لئے۔

بیروت ۱۸ ستمبر۔ آج صبح لبنان کے صدر بشارۃ الخوری نے استعفےٰ دے دیا۔ مستعفی ہونے کے بعد وہ فوراً ہی بیرس روانہ ہوگئے۔ ان کی جگہ بری فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل فواد شہاب نے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔ آئین کے مطابق انہوں نے وزراء کی ایک کونسل بنائی ہے۔ جس میں خود ان کے علاوہ لبنان کے دو اور مدبر بھی شامل ہیں۔ یہ کونسل نیا صدر منتخب ہونے تک صدر مملکت کے فرائض سرانجام دے گی۔ جنرل فواد نے تمام مخالف پارٹیوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ صدر کے اختیارات اور دیگر اصلاحات کے بارے میں جو جھگڑا چل رہا ہے فوج اس میں دخل دینا نہیں چاہتی وہ ایسے تنازعات میں غیر جانبدار رہے گی۔ اس کا مقصد ملک میں امن و امان قائم رکھنا ہے۔

لبنان میں حالات نے اب جو نئی کروٹ لی ہے۔ وہ ان ہڑتالوں اور مظاہروں کا نتیجہ ہے جو مخالف پارٹیوں کی طرف سے جاری تھے۔ ان کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ صدر کے اختیارات محدود کئے جائیں اور ملک میں بعض ضروری اصلاحات کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ کل قومی سوشلسٹ محاذ کے ۱۸ ممبروں نے اسمبلی کے اسپیکر کے نام ایک درخواست بھیجی تھی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ موجودہ بحران کو ختم کرنے کے لئے صدر کو استعفےٰ دے دینا چاہیئے۔ اس مطالبہ کی حمایت میں پارٹی کے دفتر کے سامنے ایک زبردست مظاہرہ بھی ہوا۔ نیز بیروت اور بعض دوسرے شہروں میں اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ جن میں صدر کے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ آج صبح بشارۃ الخوری نے بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل شہاب کو بلا کر کہا تھا۔ کہ وہ فوج کو حکم دے دیں کہ وہ ملک میں امن و امان برقرار رکھے۔ اور اگر کسی قسم کی بغاوت رونما ہو تو اسے کچل کر رکھ دے۔ جنرل شہاب نے اس مشورے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ اس کا تو مطلب یہ ہوگا۔ کہ فوج اپنے ہی ملک کے لوگوں پر گولی چلائے اسکے ایک گھنٹے بعد صدر بشارۃ الخوری نے استعفےٰ دے دیا اور فرانس روانہ ہوگئے۔ استعفے کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ کمانڈر انچیف نے میرا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اسلئے میں مستعفی ہو رہا ہوں۔ انہوں نے پہلے علیحدہ علیحدہ چار پارٹی لیڈروں کو بھی بلا کر ان کو حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ایوان نائبین کا اجلاس آئندہ منگل کو ہو رہا ہے۔ جس میں نئے صدر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ جنرل فواد شہاب خود بھی صدارت کے امیدوار نہیں

غضنفر علی خان کی ڈاکٹر مصدق سے ملاقات

طہران ۱۸ ستمبر آج ایران میں پاکستان کے سفیر مسٹر غضنفر علی خان نے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی ؛

ضلع ہزارہ میں چھ نئے ہسپتالوں کا قیام

پشاور ۱۸ ستمبر۔ حکومت صوبہ سرحد ضلع ہزارہ میں جو چھ نئے ہسپتال قائم کر رہی ہے اس سلسلہ میں چھٹے ہسپتال کا افتتاح صوبے کے وزیر اعلیٰ عبد القیوم خان نے آج بالاکوٹ کے مقام پر کیا ؛

سیونگ بنکس کے حسابات اور پوسٹل سرٹیفکیٹس کی منتقلی کے متعلق دونوں ملکوں میں سمجھوتہ ہوگیا

کراچی ۱۸ ستمبر حکومت پاکستان اور ہندوستان میں سیونگ بنکس کے حسابات اور پوسٹل سرٹیفکیٹس کی منتقلی کے متعلق ایک معاہدہ ہوگیا ہے۔ ان حسابات اور سرٹیفکیٹس کی منتقلی کے لئے دونوں ملکوں میں رابطہ افسروں کا تقرر عمل میں آئے گا۔ حکومت پاکستان نے اس غرض کے لئے انبالہ اور دہلی میں اپنے رابطہ افسر مقرر کئے ہیں سیونگ بنکس کے حسابات اور پوسٹل سرٹیفکیٹس کی منتقلی ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بند ہوگئی تھی۔ جب ہندوستان نے اپنے سکہ کی قیمت کم کر دی تھی۔

پنجاب میں گندم کی قلت عنقریب دور ہوجائے گی
اہل پنجاب کو صوفی عبد الحمید کا مژدہ

راولپنڈی ۱۸ ستمبر۔ پنجاب کے وزیر خوراک صوفی عبد الحمید نے کہا ہے کہ حکومت صوبے کے ہر علاقہ میں گندم کی فراہمی کا انتظام کر رہی ہے۔ گوجر خان میں آج ایک تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ درآمد کی ہوئی گندم اور خریف کی پیداوار سے خوراک کی موجودہ قلت دور ہو جائیگی آپ نے مزید بتایا کہ ربیع کی آئندہ فصل کے لئے زمینداروں کو بیج مہیا کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ بیج بہترین قسم کا ہوگا۔ اور مناسب داموں پر مہیا کیا جائے گا ؛

لاہور میں غذائی کانفرنسوں کا انعقاد

لاہور ۱۸ ستمبر ۲۲ ستمبر سے ۲۴ ستمبر تک لاہور میں کئی غذائی کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ جن میں وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار اور پنجاب صوبہ سرحد اور بہاولپور کے سرکاری نمائندے شریک ہوں گے

امریکی قرضہ کی ادائیگی ۲۵ سال میں ہوگی

واشنگٹن ۱۸ ستمبر واشنگٹن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کو گندم خریدنے کے لئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا جو قرضہ دیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی پاکستان ۲۵ سال میں کرے گا۔ اور اس پر ۲½ فیصدی سود لیا جائیگا۔ سود کی ادائیگی ۴ سال بعد ہوگی۔ اور ۶ سال بعد اصل کی ادائیگی شروع ہوگی ؛

— کراچی ۱۸ ستمبر۔ حاجیوں کا جہاز سفینۂ عرب ۱۰۳۲ حاجیوں کو لے کر جدہ سے آج کراچی پہنچ گیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ اور کسی کو نہیں ملا۔

"وہ اعلےٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ اور زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور ارفع اور اعلےٰ فرد ہمارے سید و مولےٰ سید الانبیاء و سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔ اور یہ شان اعلےٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولےٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی"؛

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالناصر

۵ اکتوبر — یوم تحریک جدید

جماعت کے دوستوں نے امسال تحریک جدید کے وعدے ادا کرنے میں قابل قدر اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ دوستوں کی جلد ادائیگی کے نتیجہ میں اس وقت دفتر اول و دفتر دوم کے وعدوں کی وصولی گذشتہ سال کے مقابل بڑھ رہی ہے۔ لیکن اب بھی وعدوں کی ایک بڑی رقم قابل وصول ہے اور سال نو کی تحریک میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ دوستوں کو فرداً فرداً یاددہانی کیلئے کہ اب بہت کم عرصہ باقی ہے۔ اُنہیں جلد ادائیگی کی فکر کرنی چاہیئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے **۵ اکتوبر** بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اُس دن مقامی حالات کے مدنظر پروگرام طے کر کے وعدوں کی نقد وصولی کیلئے اس رنگ میں کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت میں کوئی وعدہ قابل ادا باقی نہ رہے۔

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ہدایات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے گذشتہ سال یوم تحریک جدید کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ احباب پروگرام طے کرتے وقت انہیں ملحوظ رکھیں۔ اور ان پر عمل فرمائیں:۔

(۱) "یہ جلسے اس لئے کئے جاتے ہیں کہ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے وعدے ادا نہ کئے ہوں۔ اُنہیں کہا جائے۔ کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ اگر تم نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ یا اُس کی ادائیگی میں سستی کی ہے۔ تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو۔ تکلیف برداشت کرو۔ اس وعدہ کو ادا کرو۔"

(۲) "چاہیئے کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جائے۔ کہ وعدے کب ادا کریں گے؟ دس دن کے بعد یا پندرہ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اگر وہ کہیں کہ ہمیں تکلیف ہے۔ تو انہیں کہا جائے۔ کہ تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے اس طرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔"

(۳) "چاہیئے کہ گروپ بنائے جائیں۔ اور خدام کو اس کام پر لگا کر لسٹیں بنائی جائیں۔ اور کہا جائے کہ تمہارا اس سال کا اتنا وعدہ ہے۔ ۹ ماہ تم نے سستی سے کام لیا ہے۔ اب اسے ادا کرو۔ ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

وکیل المال تحریک جدید

روزنامہ الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۹ ستمبر ۵۲ء

لیبیا کی درخواست کا حشر

لیبیا کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی قرارداد جو پاکستان نے پیش کی تھی۔ روس نے اپنا ویٹو استعمال کر کے اس کو مسترد کروا دیا ہے۔ سوا روس کے باقی تمام دس ممبروں نے لیبیا کی درخواست کے حق میں ووٹ دیئے۔ مسٹر جیکب ملک روس کے نمائندہ نے کہا ہے۔ کہ باقی ۱۳ امیدوار ملکوں کے ساتھ ہی روس لیبیا کو بھی اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے حق میں رائے دے سکتا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ مسلمہ طور پر لیبیا میں اپنے اہم ترین ہوائی اور بحری جنگی اڈے بنا رہے ہیں۔ پاکستان کے نمائندہ پروفیسر بخاری نے جس نے یہ قرارداد پیش کی تھی۔ مسٹر جیکب کے اعتراض پر رائے زنی کرتے ہوئے یہ امر پیش کیا۔ کہ لیبیا کا معاملہ دوسرے ممالک سے امتیاز رکھتا ہے۔ اس لئے کہ اقوام متحدہ ہی نے لیبیا کو آزادی دلوائی ہے۔ اور یہ گویا اقوام متحدہ کا امتحان ہے۔ کہ آیا وہ اپنے اخلاقی فرائض کی ادائیگی میں یکسانی عمل دکھاتی ہیں یا نہیں۔

مسٹر بخاری کی بات درست ہے۔ ایک ملک جس کو خود اقوام متحدہ کی انجمن آزادی دلوائی ہے۔ اس کے معاملہ کا ہر پہلو اقوام متحدہ پر واضح ہے۔ اسے دوسرے ممالک کے حقوق شمولیت کی پیچیدگیوں کے ساتھ خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر روس کے اعتراض نے یہ امر بھی اب زیادہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی سٹیج چند طاقتور اقوام کی سرد جنگ کے میدان کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اس دنیا کی سب سے بڑی انجمن میں عدل و انصاف سے نہیں۔ بلکہ محض ووٹوں کی کثرت و قلت سے فیصلے ہوتے ہیں۔ جو قوم یا بلاک اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملکوں کو لگا سکتا ہے۔ خواہ اس کا کیس کتنا ہی کمزور اور عدل و انصاف کے اصولوں کے خلاف ہو۔ وہی یہاں کامیاب ہو سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کی انجمن میں چھوٹے چھوٹے ممالک کو اس لئے نہیں داخل کیا جا رہا ہے۔ کہ جتنے زیادہ ممالک کے نمائندے اکٹھے ہو کر سوچیں گے۔ اسی قدر صحیح رائے معلوم ہو سکے گی۔ بلکہ محض اس لئے شامل کیا جاتا ہے۔ کہ کسی بڑے ملک کے ساتھ وہ اپنے آپ کو منسلک رکھیں گے۔

اس وقت انجمن کی حالت یہ ہے۔ کہ اس میں ایسے ممالک کے نمائندوں کی اکثریت ہے۔ جن کا تعلق امریکی برطانوی بلاک کے ساتھ ہے۔ روس کے حامی ممالک اقلیت میں ہیں۔ اس لئے روس نے ہر ایسے معاملہ میں جس میں اس کو محسوس ہوا ہے۔ کہ یہ کسی طرح اس پر اثر انداز ہوگا۔ اپنا ویٹو استعمال کیا ہے۔ آج تک وہ باون دفعہ اپنا ویٹو استعمال کر چکا ہے۔ ایک عالمی انجمن کی تاریخ میں یہ صورت حال نہایت یاس انگیز ہے۔ دنیا کے اعتماد پر اس کا نہایت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اور انجمن کا وقار خاص کر چھوٹے ممالک کی نظروں میں نام کو نہیں رہا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ آج دنیا کی جو نفسا نفسی حالت ہو رہی ہے۔ وہی اس صورت حال کی ذمہ دار ہے۔ ہر قوم جو انجمن میں شامل ہے۔ یا شامل ہونا چاہتی ہے۔ وہ صرف اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر ایسا کرتی ہے۔ بے شک ہر قوم کو ہر کام میں اپنا مفاد بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ مگر ایک عالمی انجمن کے ارکان کے پیش نظر اپنے خاص ممالک کے مفاد سے بالا عدل و انصاف کی اغراض بنیادی ہونی چاہئیں۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ پاکستان نے لیبیا کی شمولیت کی قرارداد عدل و انصاف کے رو سے ہی پیش کی تھی۔ اور اگر دیگر ارکان کونسل بھی اسی سپرٹ سے اس کو لیتے۔ تو ضرور تھا۔ کہ یہ قرارداد منظور ہو جاتی۔ مگر افسوس ہے کہ یہ ان بڑی اقوام کی باہمی رقابت کا شکار ہو گئی، جو تمام دنیا کی تہذیب اور امن کی اجارہ دار بنی بیٹھی ہیں۔ حالانکہ خود اس معاملہ سے بلکہ اقوام متحدہ کے ہر معاملہ سے واضح ہو رہا ہے۔ کہ یہی اقوام دنیا کی تہذیب اور امن کی سب سے بڑی دشمن ہیں۔ اور ان کی ذہنیت ان مچھلی پکڑنے والے مچھیروں سے کسی طرح ممتاز نہیں ہے۔ جو ایک مچھلی پر مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

ایک عالمی انجمن کا بنیادی اصول وہی ہونا چاہیئے۔ جو عام عدل و انصاف کا اصول ہے۔ کہ مظلوم کو ظالم کے ظلم سے بچایا جائے۔ شاید موجودہ انجمن اقوام متحدہ کا بھی یہی بنیادی اصول ہے۔ مگر عملاً جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ سوا بڑی بڑی اقوام کی خود غرضیوں کی جنگ زرگری کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ تمام اقوام محض خود غرضی کے پیش نظر اس میں شمولیت کرتی ہیں۔ اور صرف اپنے اپنے ذاتی مفاد ہی کو دیکھتی ہیں۔ حقیقی عدل و انصاف کا خیال ان کے ذہنوں میں ہوتا ہی نہیں۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب تمام دنیا اپنا نظریہ حیات پر نظر ثانی کر کے اس کو تبدیل و ترمیم کرے سویٹ روس ہو یا جمہوری ممالک سب نے اپنی زندگی کو مادی دنیا کے انتفاع تک محدود کر لیا ہے۔ عاقبت کا خیال بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ اس محدود نظریہ حیات کی وجہ سے عقل کا میدان بھی تنگ ہو گیا ہے۔ انسانی ذہن میں اخلاقی بنیادیں مسمار ہو چکی ہیں۔ جب تک اپنا مفاد نظر آتا ہو۔ دوسروں کے حقوق پامال کرنے سے ضمیر پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس کی روشنی مادی انتفاع کے اندھیروں میں گم ہو کر رہ گئی ہے۔ اس لئے اب جب تک آسمانی روشنی ان اندھیروں کو نہ پھاڑے۔ ضمیر کی روشنی کے استخلاص کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

نئی امت

مودودی صاحب نے اپنے ایک بیان میں یہ غلط استدلال کیا ہے۔ کہ نبی کی آمد پر امت بدل جاتی ہے۔ اس لئے احمدیوں نے چونکہ مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان لیا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں نہیں رہے۔ وہ ایک نئی امت بن گئے ہیں۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے۔ اس غلط استدلال کی بنیادی وجہ تو یہ ہے۔ کہ آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر کبھی نہ غور کیا ہے۔ اور نہ اس کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اس دعوے کی کچھ وضاحت کل کے الفضل میں کر دی ہے۔ اب جو شخص صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آفتاب نبوت کی ہی ایک شعاع ہے۔ وہ یا اس کے ماننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت سے کس طرح خارج ہو سکتے ہیں۔ ہمارے نظام شمسی میں کئی سیارے ہیں۔ جو سورج کی روشنی سے درخشاں ہیں۔ کیا اس وجہ سے وہ اپنے منبع نور یعنی سورج کے باغی ہو جاتے ہیں۔ یا ان کا درخشاں وجود سورج کے منبع نور ہونے اور خود اس کا حلقہ بگوش ہونے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔

دوسری وجہ اس غلط استدلال کی یہ ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے کبھی قرآن کریم پر غور نہیں فرمایا۔ کیا سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آپ کو "انا اول المسلمین" نہیں فرمایا۔ پھر کیا امتِ محمدیہ کو "ملت ابراہیم حنیفا" کا نام نہیں دیا گیا۔ اب فرمائیے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد سے نئی امت بن گئی؟

یا حسرۃ علی العباد

مودودیوں کے اخبار "تسنیم" کے مسٹر "تکلف برطرف" دفتر زمیندار میں مسلم لیگی کارکنوں اور اخباری نمائندوں کے ایک خصوصی اجلاس کے انعقاد کے متعلق "جس میں صوبائی مسلم لیگ کے جسد میں از سرِ نو زندگی پھونکنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنے کے عزم کا اعلان کیا گیا۔" لکھتے ہیں:۔

"معجزہ کا لفظ قلم سے نکلتے ہی ذہن ایک اور طرف منتقل ہو گیا۔ اگر مولانا اختر علی خاں خصوصی اجلاس کے داعی نہ ہوتے۔ تو ہم مسلم لیگی کارکنوں کو مشورہ دیتے۔ کہ وہ مسلم لیگ کے مردے میں روح پھونکنے کے لئے (مرزائیوں کے) "مصلح موعود" کی طرف رجوع کریں۔ شاید ان کے باوا جان جو "مسیح موعود" ہونے کے مدعی تھے۔ انہیں مردے زندہ کرنے کا راز بتا گئے ہوں"۔ (تسنیم ۱۹ ستمبر ۵۲ء)

مسٹر "تکلف برطرف" صاحب نے تو ان الفاظ سے قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ کی تصدیق فرمائی کہ:

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون

مگر اس میں حقیقت بیانی کی بھی کچھ جھلک ہے۔ واقعی حضرت "مسیح موعود" علیہ السلام مودودیوں ایسے مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے ہی تشریف لائے جو اپنی جہالت کی قبر میں دفن ہیں۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندوں کی ایک ایسی جماعت کھڑی کر گئے ہیں۔ کہ جو حضرت "مصلح موعود" ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں دنیا کے کناروں پر پہنچ کر صدیوں کے مردوں کو زندہ کر رہی ہے۔ مودودیئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیکھیں۔ زندگی کی یہ رَو اب سیاسی ملاؤں سے نہیں رک سکیگی۔

عہدہ داران میں تبدیلی کا اعلان

حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجریہ اخبار الفضل ۷ ستمبر ۵۲ء مندرجہ ذیل سکرٹریان تبلیغ کی بجائے نئے سکرٹریانِ تبلیغ مورخہ ۹/۵۲ ۱۳ سے اپریل ۵۳ء تک کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

۱۔ چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد کی بجائے چودھری مسعود احمد صاحب۔

۲۔ ککرالی ضلع گجرات۔ ماسٹر غلام احمد صاحب سکرٹری تبلیغ کی بجائے چودھری حبیب اللہ صاحب۔

نیز چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ میں چودھری مسعود احمد صاحب کی بجائے ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد کو سکرٹری مال مقرر کیا گیا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا۔ اخویم برادرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون مشن بخیریت تشریف لے آئے ہیں۔ طبیعت ان کی کافی عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ عبدالحکیم احمدی حلقہ گنج۔

شذرات

شہید ملّت اور احراری

مولوی محمد علی صاحب جالندھری نے منٹگمری میں ۲۵ اگست ۱۹۵۲ء تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے خان لیاقت علی خان کے حادثہ قتل کے متعلق جو یہ بیان دیا کہ یہ سب کچھ مولویوں کے ان وعظوں کے نتیجہ میں ہے۔ جن میں کہا گیا کہ مذہب کے تحفظ کی خاطر تم قانون کو ہاتھ میں لے سکتے ہو۔ یہ سراسر غلط ہے بلکہ اس کے اصل مجرم "مرزائی" ہیں۔

تحقیقاتی کمیشن کی مکمل رپورٹ منظر عام پر آ چکی ہے۔ مگر ہم "آزاد" کا مندرجہ ذیل بیان درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیان سے پہلے شائع کیا لیکن قبل اسکے کہ ہم یہ بیان درج کریں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری" امیر شریعت احرار" کی ایک تقریر کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جو اس حادثہ قتل سے صرف ڈیڑھ ہفتہ قبل کی گئی۔ اور جس میں بخاری نے اشتعال انگیزی کی انتہا کرتے ہوئے کہا:-

"وزیر خارجہ سے تو خان لیاقت علیخاں نپٹ لیں گے۔ میں تو بشیر الدین کی بات کرتا ہوں۔ وہ پاکستان اور ہندوستان کو ملا دینے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اسے کیوں کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ پاکستان کے ہر غدار کو ختم ہو جانا چاہیئے۔ چاہئے غدار غلام احمد کی امت کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو"۔ (آزاد ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اب آپ "آزاد" کا بیان سنیئے:-

"دنیا اختلافات ہی کا دوسرا نام ہے اختلاف رائے کوئی بُری چیز نہیں۔ بشرطیکہ ہم اختلافات کو اختلافات ہی تک محدود رکھیں۔ جب اختلاف حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو اسے مخالفت کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور یہ مقام ایسا ہے۔ جہاں انسان جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ مجلس احرار کو مرزائیت سے سخت اختلاف ہے اس اختلاف کے اظہار کے لئے مجلس نے ایک نہیں ہزارہا کانفرنسیں کر ڈالیں۔ مگر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ احرار نے اس اختلاف کو جس کا بنیادی عقیدے سے تعلق ہے کبھی مخالفت کے اس رنگ میں نہیں جانے دیا۔ کہ فریق مخالف کے رہنماؤں کو جان کے لالے پڑ جائیں"۔ (آزاد ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

کیا مولوی محمد علی جالندھری بتائیں گے کہ

اوّل۔ لیاقت علی خان کے قتل پر احراری اخبار کو اپنی صفائی بیان کرنے کی کیوں ضرورت لاحق ہوئی؟

دوم:۔ اس صفائی کے بیان میں انہوں نے یہ کیوں غلط بیانی کی کہ ہم نے جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کو اس حد تک جانے نہیں دیا کہ فریق مخالف کے راہنماؤں کو جان کے لالے پڑ گئے ہوں۔

پاکستان کے غدار

کرم آباد میں تقریر کرتے ہوئے شیخ حسام الدین صاحب نے کہا کہ:۔

احمدی چونکہ قادیان کو مقدس مقام سمجھتے ہیں اور اپنی عقیدتیں اس سے وابستہ کئے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ پاکستان کے غدار ہیں۔

جناب شیخ صاحب کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال جبکہ ۲۴، ۲۵ نومبر کو اوکاڑہ میں احرار کانفرنس ہوئی اس وقت ان کی موجودگی میں جانباز مرزا نے بڑی شان سے جھومتے ہوئے ایک نظم پڑھی تھی۔ جسکے چند اشعار یہ تھے ؎

فکر رہتی ہے مجدد الف ثانی کے لئے
کس کو چھوڑ آیا ہوں انکی پاسبانی کیلئے
سونا سونا ہے۔ بس اب پیران کلیر کا مزار
اجڑا اجڑا سا نظر آتا ہے وہ جان دیار
مجھ سے غیرت کا تقاضا ہو رہا ہے بار بار
ساحل گنگ و جمن کو پھر ہے میرا انتظار

ہمیں یقین ہے کہ مرزا جانباز کے ان خیالات سے ہر احراری متفق ہے لہذا اگر قادیان سے عقیدتمندی کے باعث احمدی پاکستان کے وفادار نہیں ہو سکتے تو کیوں ان "غداروں کو یہاں پاکستان میں رہنے دیا جائے۔ جو کھاتے تو پاکستان کا ہیں۔ مگر گیت گنگا وجمنا کے گاتے ہیں؟ جوش ملیح آبادی نے کیا خوب کہا تھا ؎

ہم ہیں غدار تو پابند وفا تم بھی نہیں
اپنی کثرت پہ نہ اتراؤ خدا تم بھی نہیں
(نوائے وقت ۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء)

کتنا فروعی اختلاف ہے؟

عزت مآب جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے حال ہی میں فرمایا ہے:۔

"پاکستان کو سب سے بڑا خطرہ ان لوگوں سے ہے جو چھوٹے چھوٹے اختلافات کو ہوا دیتے ہیں۔ اور فرقہ وارانہ منافرت پھیلاتے ہیں"۔ (نوائے وقت ۷ ستمبر ۵۲ء)

"جو لوگ معمولی فروعی فرقہ دار مسائل کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ وہ اس حقیقت کا احساس نہیں کر رہے۔ کہ ان کے اس طرز عمل سے پاکستان کو کتنا نقصان پہونچ سکتا ہے"۔ (زمیندار ۷ ستمبر ۵۲ء)

عزت مآب کا یہ فرمان کس قدر درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔ اس کا اندازہ احمدی اور احراری قضیہ سے لگ سکتا ہے۔ احراری کہہ رہے ہیں کہ احمدی خاتم النبیینؐ کے منکر ہیں۔ حالانکہ امت مسلمہ کے چھ جید علماء نے پانچ مفہوم اس مقام کے بیان فرمائے ہیں۔

(۱) آخری صاحب شریعت نبی (موضوعات کبیر ص۵۸)
(۲) نبیوں کی مہر یا انگوٹھی (مجمع البحرین)
(۳) بے مثال نبی
(۴) افضل النبیین (تفسیر کبیر)
(۵) ابو الانبیاء (تحذیر الناس)

اور جماعت احمدیہ ختم نبوت کے ان پانچ مفاہیم پر دل و جان سے ایمان رکھتی ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر و ارتداد کے برابر سمجھتی ہے البتہ وہ احراری علماء کے یہ چھٹے معنے تسلیم نہیں کرتی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان نبوت بند ہے۔ دجالوں کے دستے تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر حضور کی غلامی سے نبوت کا مقام پانے والا ایک بھی نہیں آ سکتا۔

پس جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر نہیں بلکہ اس چھٹے مفہوم سے منکر ہے جو احراری مولوی پیش کرتے ہیں اب آپ غور فرمایئے کہ یہ کتنا معمولی اور فرعی اختلاف ہے؟

مولوی ظفر علی خاں کا "جہاد"

مولوی اختر علی صاحب نے فرمایا:۔
"زمیندار اور والد محترم چالیس سال سے مرزائیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں"۔
(آزاد ۵ ستمبر ۵۲ء)

یہ "مرزائی" کون ہیں؟ اس کا جواب "زمیندار" کی طرف سے یہ ہے۔

"مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار۔ کمر بستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولو العزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھادی"
(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

مولوی ظفر علی صاحب اور مولوی اختر علی صاحب کس قدر "خوش قسمت" ہیں کہ "اسلام کی عظیم الشان خدمت" کرنے والی اولوالعزم" جماعت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ ؎

دین مومن فی سبیل اللہ جہاد
دین مُلّا فی سبیل اللہ فساد

احراری دل و دماغ مجروح ہو گئے

الفضل کے "خاتم النبیین نمبر" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ مقدس تحریرات یا اشعار شائع کئے گئے تھے۔ جن میں سردار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عقیدت میں پھول پیش کئے گئے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲ پر حضرت اقدس کے یہ اشعار درج تھے ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے۔
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یہ اشعار ان جذبات عشق و الفت کا آئینہ دار ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اپنے آقا کے لئے موجزن تھے۔ اور جن کو سنکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فدائی پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ مگر عجیب بات ہے کہ احراری دل و دماغ اس سے مجروح ہو گئے ہیں"۔ (آزاد ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء) اور ان کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں یہ مطالبہ ہو رہا ہے

"مرزائیوں کے دجل و فریب پر کڑی نگرانی کر کے مسلمانوں (یعنی احراریوں ناقل) کی بے چینی دور کرے"۔ (ایضاً)

احراری جو کچھ کر رہے ہیں اس کی بناء پر غیر مسلموں کو ہم کس طرح اسلام کی رواداری کا قائل کر سکتے ہیں؟

ان حرکات کی وجہ سے غیر مسلموں کے سامنے ہماری گردنیں خم ہو جاتی ہیں

بھارتی مسلمانوں کے رسالہ "مولوی" دہلی کا اداریہ

اب ذرا ان کو بھی دیکھئے

یہ بھی اسی بدنصیب بھارت کے مسلمانوں کے "خوش نصیب" بھائی ہیں۔ جن پر خدا کا "فضل" ہوا آزادی ملی۔ مختار ہوئے اپنے آپ حاکم بنے۔ اپنی قسمتوں کے مالک ہوئے۔ جہاں بھارت کے مسلمان آسمانی بلاؤں اپنے وطنی بھائیوں کی بے انصافیوں سے پامال و نڈھال وہاں انہی کے صدقہ میں پاکستان والے چونچال نہال نہال اور خوش حال ہوئے۔

ہم نے فاقوں پر بھی بھوک سے واویلا نہ کی کہ اسلام صبر کی تلقین کرتا ہے۔ ہم نے اپنی بے عزتی پر بھی بین نہ کیا۔ کیونکہ قرآن کا فرمان تھا کہ "نہیں آتی تم پر کوئی مصیبت مگر تمہارے ہی ہاتھوں" اب بین کا موقعہ تھا نہ شکوہ کا وقت، غم ہے تو یہ اور صرف یہ کہ مسلمان کہیں پیٹ کے لئے دین نہ بیچ دیں۔ اور کمیونزم کے سیلاب میں نہ بہہ جائیں کہ اس سے بھوک تو مٹے گی۔ تن پوشی تو ہو گی مگر بہت بڑی قیمت دے کر "ایمان و اسلام"

ہم سر جوڑ کر بیٹھنے کے سو سو جتن کرتے ہیں لڑنا بھول گئے ایک دوسرے کے آنسو پونچھتے ہیں کہ اللہ کو راضی کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ بلکہ شاید یہی ایک طریقہ ہے۔ جب سیلاب آتا ہے تو شیر اور بھیڑ دونوں برابر کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ تو مصائب کا مآل ہے۔

ان کا حال جن کو اللہ نے ہندوں سے بے خوفی دی یہ ہے کہ ان کو اللہ کا بھی خوف نہ رہا۔ اور وہ سب کچھ کیا۔ جو اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کے یکسر خلاف تھا۔ منہیات قبول کرنے کے ساتھ وہ آپس میں بھی شدومد سے دست و گریبان ہونے لگے۔ اگر آنکھیں غافل نہ ہوتیں۔ تو اللہ کی ایک ہلکی سی تنبیہہ کافی تھی۔ کہ اللہ نے ان کا رزق کم کر دیا جو ملک دوسرے ممالک کو غلہ فراہم کرتا تھا آج اسے دوسروں سے مانگنا پڑا۔

سنی سنی سے لڑتا ہے، شیعہ سنی سے لڑتا ہے اب مرزائیوں اور سنیوں کا مقابلہ ہے اور مقابلہ بھی ایسا سخت کہ اب مرزائی مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم اقلیت اور کافروں سے بھی بدتر۔

یہ کاغذی مولوی فتوے دینے کا اہل نہ اس نے فتوے بازی کو اپنے صفحات میں جگہ دی۔ اس کو یہ دکھ ہے کہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والے پاکستانی غیر مسلموں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ غیر مسلم کہتے ہیں کہ "وہ کبھی مسلم حکومت میں بے خوف اور باعزت نہیں رہ سکتے ہیں ہو گا اسلام صلح کل اور اسلام قرآن میں ہو تو ہو۔ مسلمانوں میں کم از کم نہیں ہے۔ تمہاری کتنی ہی چھوٹی بڑی حکومتوں میں ایک پاکستان ہی کا تو دعوےٰ تھا۔ کہ وہ اسلامی حکومت ہے۔ اور اس کی بنیاد ہی اس پر رکھی گئی۔ اور تم ناسمجھ بھارت کے مسلمانوں نے اسی اسلامی حکومت کے لئے اپنی زندگی خراب کر لی۔ اچھا احمدی ہم ہی جیسے غیر مسلم سہی۔ تو کیا اسلام کہتا ہے کہ اپنے غیر مسلم محکوموں کے جان لیوا بن جاؤ۔ ان کی عزتیں خاک میں ملاؤ۔ ان سے نوکریاں واپس لے لو۔ پرستانہ کرے اگر ان کو پورا بنگال آسام اور پورا پنجاب مل جاتا تو ہمارا کیا بناتے۔ بتلایئے ہمارے پاس کیا جواب ہے۔ ہم شرم سے نیچی گردنیں کر لیتے ہیں۔ وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم احراریوں کو لیگیوں سے بدرجہا بہتر سمجھتے تھے۔ لیکن یہ بھی حکومت ملتے ہی ننگے ہوئے اور ہندو مسلم بھائی بھائی کہتے نہ تھکنے والے آج مسلم مسلم قصائی قصائی بن رہے ہیں" ایک تو ہم پر فاقوں کی بھرمار دوسرے بے عزت اور بے کار اس پر ان طعنوں کی بوچھاڑ ہمارا ہی دل گردہ ہے کہ یہ سب سہہ رہے ہیں

نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔ کبھی کبھی تو ہمارے دل میں وسوسہ اٹھنے لگتا ہے کہ ہمارے غیر مسلم بھائی جو مسلمانوں کے عمل سے اسلام کو برا سمجھتے ہیں۔ کہیں یہ سچ تو نہیں ہے۔

شیعہ سنیوں، وہابی اور بدعتیوں میں پہلے .... ہی یہ انتشار کیا کم تھا کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے۔ ایک دوسرے کے ہاں شادی نہ کرتے تھے۔ اور یہی بیوہار قادیانیوں سے بھی تھا۔ یہ افتراق نجی تھا۔ منظر عام پر نہ آتا تھا نہ ایسی ہاڑ بازی ہوتی تھی۔ کہ غیر مسلموں کو طعنہ زنی اور نشتر چبھونے کا موقعہ ملتا۔ آج پاکستانیوں نے اس کو بھی اجاگر کر کے اور ہمارا جینا دوبھر کر دیا۔

مذہبی موشگافیاں فتوے سازوں کو مبارک، اس کاغذی مولوی کو اس میں دخل نہیں۔ میں یہاں اپنے غیر مسلم بھائیوں سے موقعہ بہ موقعہ اسلام کی رواداریوں اور خوبیوں کا بقدر استطاعت ذکر کرتا رہتا تھا اور چاہتا تھا۔ وہ مسلمانوں کو چاہے برا کہیں۔ لیکن اسلام کی خوبیوں کے قائل ہو جائیں ان میں سے ایک بھائی میرے چڑانے کو کہیں سے الفضل کا خاتم النبیین نمبر اٹھا لائے اور مجھ سے فرمایا مولوی جی ذرا اس کا پہلا پیج پڑھنا۔ یہ آپ کے دکھانے کو لایا ہوں۔ دیکھئے اس میں لکھا ہے

"ہم سچے مسلمان ہیں" جماعت احمدیہ کسی نئے مذہب کی پابند نہیں۔ بلکہ اسلام اس کا مذہب ہے اور اس سے ایک قدم ادھر ادھر ہونا وہ حرام اور موجب شقاوت خیال کرتی ہے۔ اس کا نیا نام اس کے نئے نام پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ اس کی صرف یہ غرض ہے کہ یہ جماعت ان دوسرے لوگوں سے جو اسی طرح اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں ممتاز حیثیت سے دنیا میں پیش ہو سکے غرض ہم لوگ سچے دل سے مسلمان ہیں اور ہر اک ایسی بات کو جس کا ماننا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے مانتے ہیں۔ اور ہر وہ بات جس کا رد کرنا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے اسے رد کرتے ہیں اور وہ شخص جو باوجود تمام صداقتوں کی تصدیق کرنے کے اور اللہ تعالےٰ کے تمام احکام کو ماننے کے ہم پر کفر کا الزام لگاتا ہے اور کسی نئے مذہب کا ماننے والا قرار دیتا ہے وہ ہم پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالےٰ کے حضور میں جواب دہ ہے انسان اپنے منہ کی بات سے پکڑا جاتا ہے نہ کہ اپنے دل کے خیال پر کون کہہ سکتا ہے کہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ جو شخص کسی دوسرے پر الزام لگاتا ہے کہ جو کچھ یہ منہ سے کہتا ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے وہ خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے کیونکہ دلوں کا حال جاننے والا صرف اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔"

"دعوۃ الامیر صفحہ ۱ و ۲"

پھر فرمانے لگے کہ مولوی جی ہم دستو۔ اگر یہی بات پوری کی پوری میں کہوں تو کیا آپ مجھے مسلمان نہیں کہیں گے اور مجھے اپنا دینی بھائی نہیں جانیں گے اس کے بعد بھی اگر مجھ پر اتیاچار ہو اور یہ کہا جائے کہ تم مسلمان نہیں ہو تو کیا یہی اسلام کی تعلیم ہے اور میں نے سنا ہے کہ غیر مسلم کو مسلمان کرتے وقت یہی تو اس سے کہلواتے ہیں۔

میں دم بخود رہ گیا۔ کہا شرما جی اس میں ایک بات یہ ہے کہ وہ ہمارے رسول کو خاتم الانبیاء نہیں مانتے۔ انہوں نے بڑے زور کا قہقہہ لگایا اور کہا کہ بھلا اس فقرے میں یہ بات نہیں آتی "اسلام اس کا مذہب ہے اور اس سے ایک قدم ادھر ادھر ہونا حرام اور موجب شقاوت خیال کرتی ہے" کیا خاتم الانبیاء کی تصدیق کے لئے یہ کافی نہیں ہے اور جناب اس فقرے میں کیا خاتم الانبیاء کی تصدیق نہیں ہے "ہم لوگ سچے دل سے مسلمان ہیں۔ اور ہر اک ایسی بات کو جو ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ مانتے ہیں اور ہر وہ بات جس کا رد کرنا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے مانتے ہیں اور ہر وہ بات جس کا رد کرنا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے اسے رد کرتے ہیں" اب میں بالکل خاموش تھا کہنے لگے کہ اگر میں مسلمان ہونا چاہوں تو اتنی بات کہہ دینی مسلمان ہونے کے لئے کافی سمجھتا ہوں۔ پھر قہقہہ لگایا۔ اور کہا دیکھئے۔ اب کیا فرمائیں گے آپ جناب مولوی صاحب۔ احمدیوں کے امام کے بیانات پر۔ جو اسی پرچے کے صفحہ ۷، ۸ پر درج ہیں۔ انہوں نے ۲۷ جگہ اقرار کیا ہے کہ آپ کے رسول خاتم الانبیاء ہیں اور سرخی دیکھئے "مجھ کو خدا کی عزت و جلال کی قسم کہ میں ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں"

ایک غیر مسلم کو سمجھانے کے لئے میرے پاس کیا تھا پسینہ آگیا کہ اب یہ میرے مسلمان ہونے اور اسلام کے گن گانے پر ہمیشہ قہقہہ ہی لگائیں گے پھر میں کیونکر اسلام کی رواداری پر بحث کر سکوں گا۔ شرما جی کو تاریخ اسلام پڑھنے کی کیا ضرورت ان کے تو آنکھوں کے سامنے مملکت اسلامی پاکستان کی جیتی جاگتی تاریخ موجود ہے

ہمارے سورما بھائیوں اگر اس کی تہ میں کوئی سیاسی جوڑ توڑ تھا تو ویسے ہی داؤ پیچ کرتے۔ ہماری گردنیں تو یہاں کے غیر مسلموں کے سامنے خم نہ ہوتیں۔ اور ہم ان کی زبان سے اسلام رسوا ہوتا نہ دیکھتے

یہ ہیں ہمارے ابتلا اور یہ ہیں ہماری مشکلات جن سے ہم اور مایوس و ہراساں مند ہو جاتے ہیں اور اے پاکستانی بھائیوں آپ کی ان باتوں کا کوئی ڈیفنس نہیں کر سکتے۔

ہم نے آپ کے لئے اپنی ساری آسودگیاں نذر تباہی کیں ہر مشکل پر صابر و شاکر رہے۔ آپ سے کوئی مدد نہیں چاہی۔ آپ سے کسی ہمدردی کی توقع نہیں رکھی جو بچے بیویاں مائیں بہنیں ہم سے جدا ہو کر آپ کے زیر نگیں آ گئیں ہم نے تو ان کے مصائب پر بھی آپ کو متوجہ نہیں کیا اور بس مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں

(رسالہ مولوی دہلی ذوالحج ۱۳۷۱ھ مطابق ستمبر ۵۲ء)

کیا آج تک کسی اسلامی فرقے نے کسی شخصیت کو ایمان اور کفر کی کسوٹی قرار نہیں دیا؟

احراریوں کے ایک بے بنیاد دعویٰ کی حقیقت

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

اخبار "آزاد" کے "مطالبہ نمبر" میں ایک مضمون بعنوان "کیا قادیانی تحریک پاکستان کی سالمیت کے لئے ایک خطرہ نہیں؟" شائع ہوا ہے۔ اس کے ابتداء میں مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:-

"سوائے قادیانیوں کے آج تک کسی اسلامی فرقے نے کسی شخصیت کو ایمان اور کفر کی کسوٹی قرار نہیں دیا یعنی کسی نے نہیں کہا کہ فلاں انسان کی ہر پہلو سے اطاعت اسلام ہے اور کسی پہلو سے اس کی نافرمانی کفر ہے۔

برعکس اس کے قادیانیوں نے مرزا صاحب کے دعووں کا ماننا یا نہ ماننا اسلام اور کفر کا معیار قرار دیا ہے۔ حالانکہ امت محمدیہ میں یہ منصب صرف بانیٔ امت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مخصوص ہے"

("آزاد" ۱۱ ستمبر (مطالبہ نمبر) ۱۹۵۲ء ص)

قطع نظر اس کے کہ جماعت احمدیہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو مسیح موعود سمجھتی ہے اور مسیح موعود کا مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صلحائے امت کے نزدیک روحانی اعتبار سے ایک نہایت بلند اور ارفع مقام ہے۔ سوال یہ ہے کہ احراری مضمون نگار نے مندرجہ بالا سطور میں جو دعویٰ کیا ہے وہ کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے؟

حقیقت الامر یہ ہے کہ احراری مضمون نگار نے یہ لکھ کر کہ:-

"کسی نے نہیں کہا کہ فلاں انسان کی ہر پہلو سے اطاعت اسلام ہے اور کسی پہلو سے اس کی نافرمانی کفر ہے"

سراسر اپنی جہالت اور عدم واقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ اگر اس نے اسلامی لٹریچر کا تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ایسا دور از حقیقت دعویٰ نہ کرتا۔ یہ تو صحیح ہے کہ حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات والا صفات مدار نجات ہے لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ انسان ایمانیات سے تعلق رکھنے والے باقی امور کو چھوڑ دے۔

ہم احراری مضمون نگار کے بے بنیاد دعوے کی حقیقت اس کے اپنے ہم عقیدہ سید عبد الحمید صاحب احمر ترمذی کے شائع کردہ رسالہ "شمیمۃ الاخلاص" میں درج شدہ حوالجات سے اظہر من الشمس کرنا چاہتے ہیں۔ سید صاحب نے علاوہ دیگر حوالہ جات کے ذیل کے حوالے اپنے رسالہ میں درج کئے ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں:-

"تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں مقبول ہوگا بندہ کا ایمان جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے ان تمام باتوں پر جن کی خبر دی گئی ہے بعد موت۔ اور ان میں سے پہلا منکر نکیر ہیں کہ جو قبر میں سوال کریں گے رب کا۔ نبوت کا۔ دین کا اور عذاب قبر پر ایمان لائے اور میزان پر ایمان لائے اور صراط کا ایمان لائے اور حوض محمد صلعم پر حساب پر اور اس امر پر کہ پوچھے گا خداوند عالم انبیاء سے جس کو چاہے گا اس کو تبلیغ رسالت سے اور کفار سے جیسے چاہے گا اس کو تکذیب المرسلین سے اور اہل بدعت کو سنت سے اور موحدین کو اعمال سے اور ایمان لائے اس کا کہ نکال لئے جائیں گے موحدین آگ میں سے بعد انتقام کے اور ایمان لائے انبیاء کی شفاعت کا اور علماء اور شہداء اور مومنین کی شفاعت کا اور اعتقاد رکھے فضل صحابہ کا اور ان کی ترتیب کا اور اس کا کہ بعد رسول خدا افضل الناس ابوبکر ہیں۔ پھر عمر۔ پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اور حسن ظنی رکھے ان سب سے اور تعریف کرے ان کی جیسی کہ تعریف کی خدا اور اس کے رسول صلعم نے پس جس نے اعتقاد رکھا ان تمام باتوں کا یقین کے ساتھ ہوا وہ اہل حق سے اور سنت پر چلنے والی جماعت سے اور علیحدہ ہوا وہ گمراہی کے غول سے اور بدعت کی جماعت سے"

(ملخص ترجمہ عربی عبادت احیاء العلوم مطبوعہ مطبع نولکشور ص ۵۴ تا ۵۵)

اسی طرح زیر عنوان "شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ مجددیت" بحوالہ "تفہیمات الٰہیہ" مندرجہ ذیل سطور درج کی گئی ہیں

"اللہ تعالےٰ نے مجھ پر اور میرے زمانہ کے لوگوں پر یہ احسان کیا ہے کہ اس نے مجھے ایک ایسا طریقہ سلوک عطا کیا ہے جو سب طریقوں سے قریب تر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور میرے رب نے مجھے مطلع کیا ہے کہ ہم نے تجھے اس طریقہ کا امام مقرر کیا ہے اور اس کی رفعت بلندی تک پہنچایا اور ہم نے آج کے روز سے باقی سب طریقوں کو حقیقت قرب تک پہنچنے سے مسدود کر دیا۔ بجز اس طریقہ کے جو تجھے دیا گیا اور وہ ایک ہی طریقہ ہے جو کھلا دکھا دیا گیا لوگوں کو چاہیئے کہ تجھ سے محبت کریں اور تیری فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھیں اور اب آسمانی برکات اس شخص پر نازل نہ ہوں گی جو تیرے ساتھ بغض رکھے گا اور نہ ارضی برکات کا مورد ہوگا اور مشرق و مغرب کے لوگ تیری رعیت کر دیئے گئے اور تو ان کا بادشاہ مقرر کیا گیا ہے۔ خواہ لوگ تمہاری اس حقیقت سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ اگر واقف ہوں گے تو فائز المرام ہونگے اور اگر بے خبر ہوں گے تو ٹوٹا پائیں گے"

پھر بعنوان "امام غائب کا نہ ماننے والا کافر اور دوزخی ہے" شیعہ حضرات کے رسالہ "اصلاح" کی مندرجہ ذیل سطور درج کی گئی ہیں۔

"اب نزاع اسی قدر ہے کہ منکر امام زمانہ کافر ہے یا نہیں۔ حالانکہ خود اس حدیث میں اس کی تصریح موجود ہے کہ اس کی موت موت جاہلیت ہوگی جس میں کسی کو عذر نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلعم نے اس کو کافر کہا ہے"

(اصلاح ص ۵ و ۶ جلد ۱۲ بابت ماہ جمادی الآخر ۱۳۴۶ھ منقول از رسالہ شمیمۃ الاخلاص ص ۲۸ تا ۳۲ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ بزرگان امت نے علاوہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے دیگر بھی اور بیسیوں چیزوں پر ایمان لانا ضروری اور مدار نجات قرار دیا ہے۔ پھر سمجھ نہیں آتا کہ احراری مولوی حضرت مرزا صاحب ہی کی ذات اور آپ کی جماعت پر کیوں اعتراض کرنے کی جرأت کر رہے ہیں۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کفر کا فتویٰ لگانے میں جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز پہل نہیں کی بلکہ علمائے زمانہ نے اس میدان میں متحدہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں چکر لگا کر بیسیوں مفتیان دین سے آپ کے اور آپ کی جماعت کے خلاف کفر و ارتداد کے فتوے حاصل کئے اور آج تک کر رہے ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ اور نادان لوگ ان فتووں سے ایسے ہم سے متنفر ہو گئے کہ ہم سے سیدھے منہ کوئی نرم بات کرنا بھی ان کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوائے کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں۔ ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزار ہے ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے اور پھر جبکہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ سے کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہو گئے کہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ تو اس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم ان کو کافر کہتے"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۲۰)

مندرجہ بالا سطور میں جس حقیقت کا اظہار حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اس کی تصدیق احراریوں کے گھر سے سنئے۔ احراری اخبار "آزاد" کے "مطالبہ نمبر" کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے۔

"علمائے اسلام نے شروع ہی سے قادیان کے مدعی نبوت و رسالت کو دجال و کذاب اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے"

("آزاد" ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء)

جب یہ صورت حال ہے تو حضرت مرزا صاحبؑ اور آپ کی جماعت پر شکوہ کیسا؟

"کافر ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے"

کیا دیانت داری اور انصاف اسی کا نام ہے؟ سوچیئے اور سمجھئے!!

درخواستہائے دعا

چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج مظفرگڑھ کے صاحبزادے کا مورخہ ۹/۵۲/۹ کو میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز کی کامل صحت اور عمر درازی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از لاہور)

— برادرم غلام مجتبےٰ صاحب ابن ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دے رہے ہیں احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں (خورشید احمد)

— محمد حفیظ صاحب کفایتدار جو ماڈل ٹاؤن میں رہتے تھے اور پھر لائلپور چلے گئے تھے ان کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو مجھے اطلاع دیں۔ دار البشارت احمدؐ نزد جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

محرر کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے شعبہ نظارت بیت المال میں میٹرک مولوی فاضل یا منشی فاضل پاس محرر کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جو مستقل طور پر مرکز میں رہنے اور خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں ناظر صاحب بیت المال کے نام ارسال فرمائیں۔ لیکن درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت کی مصدقہ ہونی چاہئیں۔ ایک سال کا امتحانی عرصہ ہوگا۔ جس میں امیدوار کو -/۵۰ روپیہ تنخواہ اور -/۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس ملے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ درخواستیں ۳۰/۹/۵۲ تک پہنچ جانی اشد ضروری ہیں۔ نیز ریٹائرڈ اور تجربہ کار احباب بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ انہیں بوجہ تجربہ کار ہونے کے ترجیح دی جاویگی۔ (نظارت بیت المال)

مفید معلومات

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ۱۵ اکتوبر سے سفر کے لئے پاسپورٹ اور ویزا کے طریقہ پر عمل ہونے لگے گا۔ اس تاریخ سے پرمٹوں کا جاری کرنا بند کر دیا جائے گا۔

پاکستان کا نیا آئین آئندہ سال کے وسط یا خاتمہ تک منظور کر لیا جائے گا۔ جس کے بعد عام انتخابات کے نتیجہ میں نئی حکومت قائم ہو جائیگی۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ اس سال اکتوبر کے آخر یا نومبر کے اوائل میں مجلس دستور ساز کے سامنے پیش کی جائے گی۔

پاکستان میں اب بری فوج کے لئے بائیس مرکز، بحری فوج کے لئے پانچ تربیتی مرکز اور فضائی فوج کے لئے دس بڑے تربیتی مرکز کام کر رہے ہیں۔

پاکستان اور ترکی کے درمیان دوستی کے معاہدہ کے توثیق ناموں کا ۱۲ اگست کو باہمی تبادلہ ہو گیا۔

حکومت پاکستان کی آمدنی ۴۹-۱۹۴۸ء میں ۷۷ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے سے بڑھ کر ۵۳-۱۹۵۲ء میں ایک ارب چھتیس کروڑ ستاسی لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے۔

فروری ۱۹۵۰ء سے جولائی ۱۹۵۲ء تک کھوکھراپار کے راستہ سے ۷۰۰۰۱۴ مہاجرین پاکستان میں داخل ہوئے۔

پاکستانی تجارتی بیڑہ میں گزشتہ سال کے ۱۲ جہازوں کے مقابلہ میں اب ۳۵ پاکستانی جہاز ہیں۔

مرکزی حکومت نے عمرانی ترقی کی اسکیموں کے لئے صوبوں اور دیگر حصوں کو ۱۸ کروڑ روپے کے عطیات دیئے ہیں۔

بجلی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی موجودہ اسکیموں اور پراجیکٹوں پر عملدرآمد ہونے کے بعد توقع ہے۔ کہ پاکستان آئندہ ۱۵ برس میں بجلی کے معاملہ میں خود کفیل ہو جائے گا۔

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان براہ راست ٹیلیفون اور تار کی سروسیں اب ۲۴ گھنٹے کام کرتی ہیں۔

مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء سے ہوائی پارسل سروس شروع ہو گئی ہے۔

حکومت پاکستان نے ۵۳-۱۹۵۲ء میں آبادکاری کی مختلف اسکیموں کے لئے ۹ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ مزید برآں مرکزی حکومت نے اس غرض سے سال رواں میں صوبوں کو تین کروڑ روپے قرض دیئے ہیں۔

پاکستان کے پنج سالہ منصوبہ پر عمل درآمد ہونے سے غلہ کی بچت ۲ تا ۴ فی صدی سے بڑھ کر ۲۰ فی صدی ہو جائے گی۔ مرکزی حکومت نے ایک لاکھ ٹن غلہ کا محفوظ ذخیرہ بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ضروری اطلاع

سید محمد لطیف صاحب نظارت بیت المال کے کام کے سلسلے میں ضلع جھنگ و سرگودھا کا دورہ کریں گے۔ وہ بحیثیت نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ مجالس انصار اللہ کے کاموں کا بھی جائزہ لیں گے۔ اور ان کے حسابات چندہ انصار کی پڑتال بھی اپنے خالی اوقات میں فرمایا کریں گے۔ عہدہ داران مجالس انصار اللہ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

اسی طرح جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں گی۔ وہاں پر مجالس انصار اللہ کے قیام اور انتخاب عہدہ داران انصار کا کام بھی سر انجام دیں گے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی رہنمائی میں اپنے ہاں جلد سے جلد مجالس انصار اللہ قائم کر لیں۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

مکرم میاں اسرار محمد صاحب ساکن رانگھا اور نثار محمد صاحب مسکرا اور تقی محمد صاحب ساکن مودھا علاقہ یو۔پی پر مخالفین کی طرف سے چند ایک مقدمات دائر ہیں تمام احباب سے ان میں کامیابی کی درخواست ہے نیز میری خوشدامن صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے
عبد الحمید شیخوپوری درویش قادیان محلہ ناصر آباد

— بندہ آجکل بہت ہی زیادہ ہی مصیبتوں گرفتار ہے میرے لئے بہت بہت دعا کی جائے
خاکسار محمد دین کنسٹبل ہیڈ مرالہ

— میرے بھائی محمد لطیف صاحب گوجرانوالہ میں بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
خاکسار محمد بشیر پوسٹل کلرک منٹگمری

— میرا چھوٹا بھائی مسعود احمد لائلپور میں بعارضہ بخار اور جوڑوں کی درد سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین
قاضی محمود احمد مزنگ لاہور

مجاہد بھائی کی ربوہ میں تشریف آوری!

۱۷ ستمبر کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم محترم مولوی محمد عثمان صاحب فاضل اٹلی یسیلی اور مغربی افریقہ میں ساڑھے چھ سال تک فریضۂ تبلیغ بجا لانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے۔ جناب ایکسپریس اگرچہ غیر متوقع پر تین گھنٹے لیٹ ہو گئی تھی۔ تاہم اہل ربوہ کافی تعداد میں اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ اور انہوں نے "مجاہد اسلام زندہ باد" کے پُرخلوص نعروں کے درمیان اپنے بھائی کو خوش آمدید کہا۔ ہم مولوی صاحب مکرم کی مراجعت پر خلوص دل سے ان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(قائمقام وکیل التبشیر تحریک جدید)

اخبار "آزاد" کے "مطالبہ نمبر" کے خلاف صدائے احتجاج

حکومت فوراً مناسب کارروائی کرے

جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کا یہ ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۴ ستمبر حکومت کی توجہ اس کارٹون کی طرف مبذول کرتا ہے۔ جو اردو اخبار آزاد کے "مطالبہ نمبر" مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے صفحۂ اول پر چھپا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو محض مذہبی تعصب کی بنا پر نہایت توہین آمیز رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور جس سے تمام افراد جماعت احمدیہ کے مذہبی احساسات کو سخت مجروح کیا گیا ہے۔ یہ جلسہ حکومت کو اسلام انصاف تہذیب اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتا ہے۔ کہ اس دلآزار توہین کے خلاف قانونی کارروائی کر کے مجرموں کو مناسب سزا دلوائے ——— اور مزید قرار پایا۔ کہ ان ریزولیوشنز کی ایک ایک نقل عزت مآب وزیراعظم پاکستان۔ آنریبل چیف منسٹر پنجاب۔ ہوم سیکرٹری پنجاب۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اور ایڈیٹر الفضل کی خدمت میں بھیجی جائے۔

(چوہدری عبد الباسط۔ زعیم حلقہ اسلامیہ پارک لاہور)

مجاہد اسلام کا عزم افریقہ!

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی ۲۰ ستمبر کی صبح کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے لئے عازم مغربی افریقہ ہو رہے ہیں۔ اہالیان ربوہ اور راستہ میں آنے والی احمدی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کو الوداعی دعاؤں سے رخصت فرمائیں۔ (قائمقام وکیل التبشیر للتحریک جدید)

تربیتی کورس ۴ ——— خدام الاحمدیہ

۱۴ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء

مجالس کو اس سے قبل بذریعہ اخبار اور بذریعہ گشتی خطوط اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ اس مرتبہ تربیتی کلاس سالانہ اجتماع کے بعد کی بجائے ماقبل شروع ہو گی۔ مجالس اس کے لئے ایسے خدام بھجوائیں۔ جو مرکز سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے مقام پر جا کر دوسروں کو بھی تربیت دے سکیں۔

یہ کلاس کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے نصاب کا تعین اور اساتذہ کا تقرر خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو خدام اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ انہیں ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں آمد کی اطلاع دینی چاہیئے۔ اس طرح مجالس کی طرف سے اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے نام یکم اکتوبر ۵۲ء تک دفتر مرکزیہ میں آ جانے چاہئیں۔ تا ان کے لئے مناسب انتظام ہو سکے۔ آنے والے خدام کم از کم مڈل پاس ہوں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہوں۔ اور اردو لکھ سکتے ہوں۔ اپنے ساتھ آٹھ عدد کاپیاں نصف دستہ والی قلم یا پنسل۔ نکر۔ بنیان۔ کینوس شوز اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

جن مجالس کی طرف سے سالانہ اجتماع کا چندہ پوری شرح کے ساتھ سو فی صدی ادا ہو جائے گا۔ ان کے نمائندہ سے اس کلاس کے اخراجات نہیں لئے جائیں گے۔ بقیہ مجالس کی طرف سے فی نمائندہ مبلغ بیس روپے برائے اخراجات آنا ضروری ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"اگر آپ صاحب نصاب ہیں۔ تو کیا آپ نے زکوٰۃ ادا کر دی ہے؟"

(نظارت بیت المال ربوہ)

برطانیہ کی طرف سے مصر کو فنی مشیروں کی پیشکش

فوجی سامان بھی مصر کو بھیجا جائیگا

لندن ۱۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت مصر کو زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کرنے کے لئے برطانی فنی مشیروں کی خدمات پیش کی ہیں۔ یہ پیشکش کھلے طور پر کی گئی ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا مصر پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ کسی طور پر ان خدمات کو استعمال کرے اس پیشکش سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ برطانیہ کو جنرل نجیب کی حکومت سے ہمدردی ہے۔

برطانیہ نے مصری فوجیوں کو تربیت دینے کی آسانیاں بھی پھر سے بہم پہنچانا شروع کر دیا ہے اور ایسا فوجی سامان بھی مصر بھیجنا شروع کر دیا ہے جو جنگی اسلحہ میں شامل نہیں ہے۔ (اسٹار)

جبرالٹر کی فوج میں عورتوں کی بھرتی

لندن ۱۸ ستمبر۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ بحیرہ روم کے اہم برطانی دروازے یعنی جبرالٹر میں عورتیں فوج میں مردوں کے دوش بدوش بھرتی کی جائیں گی۔

یہ اقدام اس منصوبے کے تحت کیا جا رہا ہے کہ عورتوں کو غیر لڑاکا کاموں سے ہٹا کر فوجی اہمیت کے کاموں پر لگایا جائے۔ (اسٹار)

سوتی کپڑے کی بین الاقوامی کانفرنس

لندن ۱۸ ستمبر۔ سوتی کپڑے کی بین الاقوامی کانفرنس کا پہلا اجلاس کل یہاں شروع ہوا اور باہمی طور پر خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کرنے کے بعد ختم ہو گیا۔ کانفرنس کی پوری کارروائی جمعہ کو شروع ہو گی۔ جبکہ برطانیہ بھارت مغربی یورپ امریکہ اور جاپان کے ۶۰ نمائندے دوبارہ جمع ہوں گے۔

جاپان کے دس صنعتی لیڈروں پر مشتمل ایک مضبوط وفد یہاں پہنچ چکا ہے۔ کانفرنس کے روبرو اہم ترین مسئلہ یہ ہو گا کہ دنیا کی برآمدی تجارت ۲۰ فیصدی کم ہو کر ۵۶۰۰۰۰۰۰۰ گز سالانہ رہ جائے گی ——— جاپان کو اب یہ اندیشہ لاحق ہو رہا ہے کہ بھارت سستا مال پیدا کرنے والے کی حیثیت سے ترقی کر رہا ہے۔

برطانی کپاس بورڈ کے صدر نے کل نمائندوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کوئی ایسی پالیسی منظور نہیں کرے گا۔ جس کے تحت اس کی سوتی کپڑے کی . . . . تجارت محدود ہونے کا خطرہ ہو۔ (اسٹار)

پاکستان کی بھارت کو برآمدات

لاہور ۱۸ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اگست کے مہینے میں ۲۷۰ ویگن بھارت بھیجے۔ اسی عرصے میں بھارت نے ۱۲۲۴ ویگن پاکستان بھیجے۔

دولت مشترکہ کے وزراء کیلئے

شاہی دعوت

لندن ۱۸ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ملکہ الزبتھ کی طرف سے بکنگھم پیلس میں ایک اہم اور بڑی دعوت دی جائے گی۔ یہ دعوت عشائیہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شریک ہونے والے وزرائے اعظم اور دیگر وزیروں کے اعزاز میں ترتیب دی جائے گی۔

اگلے روز ملکہ کی طرف سے کانفرنس میں حصہ لینے والے وزراء کے عملہ کو بھی دعوت دی جائے گی۔

ڈپٹی کمشنر لاہور رخصت پر

لاہور ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور سید اعجاز حسین شاہ ۳۰ دن کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کام کی زیادتی کی وجہ سے پچھلی دو مرتبہ اپنی گرما کی چھٹیاں نہیں لے سکے تھے۔

قرنطینہ کی پابندی ہٹا لی گئی

کراچی ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے حکومت سنگاپور و ملایا نے کراچی سے آنے والے مسافروں پر سے قرنطینہ کی پابندیاں ہٹا لی ہیں۔ یہ پابندی ۲۵ اگست کو لگائی گئی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵